

مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہ ہو کہ دیگر مادی اقوام کی طرح ان چیزوں کو ہی علم و حکمت سمجھ بیٹھیں تبخیر کائنات بالفاظ شکم پروردہ کی تدبیروں کو ہی قرآنی تعلیمات کا خلاصہ پختہ کی تعلیمات کا بخور تخلیق انسانی کا مقصد اور قرآن کے دعوت و تفکر و تدبیر کا محور سمجھ بیٹھیں، اور تعلیمات قرآنی کے حقیقی مقصد عبدیت خداوندی حصول و مرضیات الہی اور فلاح آخرت کو ثانوی حیثیت دیدیں۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ اسلام کو محض ایک مادی نظام اور شکم پروردہ مذہب کی شکل دینا چاہتے ہیں جس کا مقصد سرمایہ داری یا کمیونزم کی طرح صرف جسم اور پیٹ کی پرورش رہ جائے اور تمام اخلاقی اور روحانی قدریں پائمال ہو جائیں جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اس طرح آپ مذہب کا نام بھی لے سکیں گے اور اس کے تمام مطالبات سے بھی بچ جائیں گے۔ مذاہب عالم کی تاریخ میں مذہب کیساتھ اس عیاری تمسخر اور استہزاء کی مثال مثلاً مل سکے گی۔



ہم نے مذہب کے تجدود و اصلاح کی ان کوششوں کے بارہ میں جن خدشات کا اظہار کیا اہل تجدود یقیناً اسے سوجھ بوجھ ہماری تنگ نظری اور رجعت پسندی قرار دیں گے۔ جیسا کہ ان الزامات کو پچھلے دنوں ادارہ تحقیقات اور اس کے سربراہ ڈاکٹر فضل الرحمن کے تعارف پر مشتمل بعض اخباری مضامین میں بار بار دہرایا گیا۔ ادارہ تحقیقات اور اس کے فاضل ڈائریکٹر ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب کا وجود اس ملک میں تحریک تجدود اور مغربیت کا سب سے واضح نشان ہے۔ اس نے ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کے ”حقیقی شاہکار“ بطور نمونہ اپنے قارئین کے سامنے رکھ کر فیصلہ انہی پر چھوڑتے ہیں کہ ہم ان خدشات اور بے چینی و اضطراب میں کہاں تک حق بجانب ہیں اور نئے تقاضوں کے سانچے میں ڈھال کر کون سا اسلام تصنیف کیا جا رہا ہے۔ یہ تمام جواہر پارے ”ادارہ تحقیقات“ کے ترجمان مجلہ ”فکر و نظر“ میں ان کے مضامین، یا پھر ان کی تازہ ترین تصنیف ”اسلام“ (مطبوعہ ویڈیو فیڈ اینڈ ٹیکسٹ لندن ۱۹۹۶) سے مانوڑیں۔ ڈاکٹر صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ:

۱۔ قرآن کریم کے احکام ابدی نہیں بلکہ اس کے علل اور مقاصد ابدی ہیں۔ (یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ بجائے خود لازمی نہیں، بلکہ ان کے مقاصد ابدی ہیں خواہ وہ جس شکل میں بھی ظاہر ہوں) اب تک اس تحقیق کی دو مثالیں بھی سامنے آچکی ہیں۔ آگے نماز روزہ حج میں بھی اسی اصول سے ترمیم و تبدیلی کی راہ کھلی ہے۔

الف۔ زکوٰۃ عبادت نہیں ٹیکس ہے۔ اور اگر مروجہ نصاب سے مقصد حاصل نہ ہو سکے تو حکومت اس میں کمی بیشی کر سکتی ہے۔

- ۱۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر تھی۔ اس وقت عورتیں تعلیم یافتہ ہیں اور ایک عورت کی شہادت بھی مرد کے برابر ہے۔
- ۲۔ شریعت اسلامیہ غیر قابل ہمنہ گیر اور ابدی نہیں۔
- ۳۔ وہی وحی مقبول ہے جو عقل و بصیرت کے معیار پر پوری اترے۔
- ۴۔ وہی انہی اور رسول دونوں حالات اور زمانہ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔
- ۵۔ قرآن کریم کے فیصلے اور حضور کی احادیث قطعی قوانین نہیں زیادہ سے زیادہ ایک اسوہ، نمونہ اور مثال ہیں۔
- ۶۔ قرآن و سنت کے اکثر احکام خاص حالات سے وابستہ تھے۔ اور وقتی اور ہنگامی حیثیت رکھتے ہیں۔
- ۷۔ اجتہاد کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے اور قرآنی احکام بھی اجتہاد کے زیر اثر ہیں جن میں تغیر و تبدل کیا جاسکتا ہے۔
- ۸۔ وحی ایک دار و ست قلمی اور نبی کے شعور کی آواز ہے۔
- ۹۔ جبرئیل علیہ السلام کا کوئی خارجی وجود نہ تھا یہ سب خیالات دوسری تیسری صدی کی پیداوار ہیں۔
- ۱۰۔ حضورؐ کی سیثیت صرف ایک اخلاقی مصلح کی تھی۔
- ۱۱۔ پیغمبر ایک عرب قوم کی تشکیل میں مصروف رہے اور قوانین بنانے کیلئے انہیں فرصت نہ مل سکی۔
- ۱۲۔ معراج ایک افسانہ ہے جو زمانہ مابعد میں تراشہ اور عقیدہ رفع مسیح سے مستعار لیا گیا۔
- ۱۳۔ قرآنی قصص محض بے بنیاد کہانیاں ہیں۔
- ۱۴۔ حدیث کا بیشتر ذخیرہ خود ساختہ اور موضوعی ہے۔
- ۱۵۔ اسلامی قانون میں حدیث کو حجت نہیں بنایا جاسکتا۔
- ۱۶۔ حضورؐ نے پنجگانہ نمازوں اور اس کے احکام کی کوئی واضح تعلیم نہیں دی۔ پنجوقتہ نماز حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ تک رائج نہ تھی اور بعد کی اختراع ہے۔
- ۱۷۔ سنت نبویؐ کا اکثر حصہ قبل از اسلام کی رسومات پر مشتمل ہے۔ اور فقہاء نے روم، ایران اور یہود کی روایات لیکر سنت میں داخل کر دی ہیں۔
- ۱۸۔ (ڈاکٹر صاحب کے نزدیک سنت ان تمام فقہی قوانین سے عبارت ہے جو ان کے زعم میں مذکورہ اقوام اور ان کے قوانین سے مستعار ہیں۔)

- ۱۸۔ عہد جاہلیت میں جو مسود رائج تھا وہ حرام ہے مطلق سود حرام نہیں۔
- ۱۹۔ صرف انگڑے سے تیار کی گئی شراب حرام ہے۔ اس کے علاوہ بیڑ وغیرہ تمام اقسام حلال ہیں۔
- ۲۰۔ نزول عیسیٰ کا عقیدہ عیسائیوں سے مستعار ہے۔
- ۲۱۔ یہی حال شفاعت اور خروج ہدی کے عقیدہ کا ہے۔
- ۲۲۔ اسلام کا غلام مغرب کی رہنمائی ہی سے پڑھ سکتا ہے۔
- ڈاکٹر صاحب کے نظریات کے یہ چند نمونے ہیں جن کا تانا بانا مستشرقین یورپ کی تحقیقات سے تیار ہوتا ہے۔ اور پھر وہ مسلمانوں کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور یہ ہے وہ اسلام جس کا، یوٹی سر سید احمد خان کے نیچریت، سید امیر علی اور طہ حسین کے اظہار معذرت جو ذف شاخت اور گولڈ تسہیر کی تشکیک و تلبیس اور ولفریڈ اسمتھ (یہودی) کے نقشے کے مطابق اسلام کی منصوبہ بندی جیسے عناصر سے تشکیل پا کر مسلمانوں کے سامنے تجدد و اصلاح کے دعووں کے ساتھ پیش ہو رہا ہے اور اگر اہل حق علماء کی طرف سے کوئی آواز اٹھتی ہے۔ تو وہ تنگ نظر، انتشار پسند، متعصب اور گردن زدنی قرار پاتے ہیں۔ — فانا للہ وانا الیہ راجعون نیا لاسلام ولخیبۃ المسلمین اللہم انا نسئلك الثبات والاستقامۃ والتوفیق والسداد والحمافیۃ۔

واللہ یقول الحق وهو یدہی السبیل۔

حکیم علی

۲۱ ذی قعدہ ۱۳۸۶ھ

قرآن شریف ایک مکمل نظام حیات ہے اس کو نازل ہونے چودہ سو سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے مگر قرآن کی بات اپنی جگہ اٹل ہے۔ قرآن حکیم کسی مخصوص علم و فن کی کتاب نہیں ہے بلکہ اس میں حیات انسانی سے متعلق کامل ہدایات موجود ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انفرادی و اجتماعی امن و سلامتی آزادی و خوشحالی بحال کی جاسکتی ہے۔ قرآن حکیم انسان کے بیشتر سوالات کا مکمل جواب کھتا ہے